رئیس احمد جعفری

# تأثرات

ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن کا پاکستان کے طول وعرض میں تپاک اور گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا ـــــ کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں۔

پاکستان میں متعدد اسلامی اور غیر اسلامی ممالک کے وزرائے اعظم بارہا نزول اجلال فرما چکے ہیں، لیکن تنکو عبدالرحمٰن کی تشریف آوری اس اعتبار سے ایک خاص اہمیت کی حامل ہے کہ انھوں نے بغیر کسی جھجک کے "مسلم دولتِ مشترکہ" کی تجویز پیش کی ہے کہ اسلامی ممالک ایک رشتۂ اخوت میں منسلک ہوکر باہمی مفاد کے معاملات ومسائل پر غور وفکر اور بحث وگفتگو کر لیا کریں۔

پاکستان کا جہاں تک تعلق ہے وہ شروع ہی سے اس تجویز کا حامی ہے لیکن اسلامی ممالک اور خاص طور پر دولِ عربیہ کا جہاں تک تعلق ہے انہیں اس نام سے چڑ ہے۔ یہ قومیت اور وطنیت کی اساس پر متحد ہو سکتے ہیں لیکن اسلامیت کی اساس ان کے نزدیک "پائے چوبیں" سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا جو "سخت بے تمکین" ہوتا ہے۔

کتنی عجیب بات ہے، جن کی "شورشِ قُم" سے مردہ انسانیت جاگ اٹھی، جنھوں نے دنیا کو اسلام کا درس دیا، جنھوں نے دنیا کے سامنے آج سے چودہ سو برس پہلے جب دنیا کی پسماندہ اور ترقی یافتہ قومیں بتانِ شعوب وقبائل کی پرستش، اور رنگ ونسل کی بت گری میں مصروف تھیں، اعلان کیا تھا "کل مومن اخوۃ" اور بتایا تھا "عجمی کو عرب پر، اور عرب کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ مدارِ فضیلت تقویٰ ہے۔" آج وہی عرب پورے جوش وخروش کے ساتھ اسلام کو پسِ پشت ڈال کر عرب نیشنلزم کے پرستار بنے ہوئے ہیں ـــــ آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں!

ان حالات میں ایک غیر عرب ملک کا، اسلامیت اور للہیت کی پوری شان کے ساتھ اسلامی دولتِ مشترکہ کا نعرہ لگانا جتنا زیادہ مسرت انگیز ہے اتنا ہی حیرت انگیز بھی ہے۔

تنکو عبدالرحمٰن کی یہ تجویز اگر پروان چڑھ جائے تو کوئی شبہ نہیں عالمِ اسلام میں ایک نئی زندگی، ایک نئی تڑپ، ایک نئی حرارت پیدا ہو جائے گی۔ ہمارے بہت سے مسائل آسانی اور خوش اسلوبی کے ساتھ حل ہو جائیں گے۔ نہ صرف اسلامی ممالک کے مابین غلط فہمیوں اور تلخیوں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا بلکہ ان کا یہ اتحاد، اغیار کے مقاصدِ مشئومہ کو ناکام بنا دے گا۔ پھر اسلامی ممالک ایک بنیان مرصوص بن جائیں گے۔ جس سے ٹکر لینا سامراجی ممالک کے لیے دشوار ہو جائے گا۔ پھر ہمارے معاملات نہ روس کے ہاتھ میں ہوں گے، نہ امریکہ کے۔ نہ فرانس کے نہ برطانیہ کے۔ ہم خود اپنی قسمت کے مالک ہوں گے۔ ہم خود اپنی قسمت کی تشکیل کریں گے۔

لیکن کیا ایسا ممکن ہے؟ اس کا جواب مستقبل ہی دے سکتا ہے۔ ہم تو صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ

آرزوؤں سے پھرا کرتی ہیں تقدیریں کہیں

---

علمی حلقوں میں یہ خبر یقیناً رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مشہور مصنف مولانا سعید انصاری کا انتقال ہو گیا — اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا سعید انصاری علامہ سید سلیمان ندوی کے تربیت یافتہ تھے۔ انہی کے دامنِ فیض نے انہیں ایک بلند پایہ مصنف بنا دیا۔ ان کی کتاب "سیر الصحابیات" علمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی۔

تقسیم ہند کے بعد مولانا کچھ عرصہ تک ہندوستان میں رہے پھر پاکستان تشریف لے آئے۔ یہاں انہیں ان کے مذاق کا کام مل گیا یعنی پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ انسائکلوپیڈیا سے وابستہ ہو گئے اور اپنی ساری سرگرمیاں اس کام پر مرکوز کر دیں۔

---